Prof.(Dr). S. K. Jabeen

Head of Dept ,Urdu

Rohtas Mahila College, Sasaram

Topic: Mir Taqi Mir Ki Shayri

[B. A., Part-I]

Scanned with CamScanner

R.M.C.
Prof. S.K. Jabeen.
B.A.I. Urdu
Paper - I Poetry.

میر تقی میر کی شاعری

ہستی اپنی حباب کی سی ہے ۔ یہ نمائش سراب کی سی ہے

تشریح: مذکورہ بالا غزل میر کی اہم غزلوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ غزل موجودہ دور میں بھی ادباء اور شعراء کے درمیان کی زد عام و خاص ہیں۔ مذکورہ مکمل طور پر عشقیہ غزل ہے۔ اس غزل میں موسیقیت بھرپور ہے۔ میر تقی میر ایک عاشق مزاج رنگیلے شاعر کے انداز میں نظر آتے ہیں۔ میر کی عشقیہ شاعری میں مجازی محبت کے ساتھ ساتھ حقیقی محبت کے جلوے بھی نظر آتے ہیں۔ مذکورہ شعر میں میر تقی میر اپنا موجودگی یعنی ہستی سے متعلق کہتے ہیں کہ میری ہستی لوگوں کے نزدیک چند دانوں کے مانند ہے۔ یعنی میرا کوئی وجود نہیں ہے۔ جو نمائش نظر آتی ہے وہ سب دکھاوے کے واسطے ہے۔ عشق جو کہ میرا کوئی وجود نہیں ہے۔ اور یہ جو نمائش نظر آ رہی ہے وہ سب دکھاوے کے لئے ہیں۔ عشق جو کہ میر کا ایک خاص موضوع ہے۔ اس کے متعلق میر کے بیانات رسمی نہیں۔ بلکہ محبت میں چوٹ کھائے ہوئے دل کے تجربات ہیں۔ اس چیز کو شاعر نے ایک ماہر شاعر کے انداز میں بیان کیا ہے۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

میر تقی کی غزل سے ماخوذ ہے۔ اس شعر میں میر تقی میر نے اپنے محبوب کے نازک لب کی دل کھول کر تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے محبوب کی ناز و ادا بہت بڑی نرالی ہے۔ اس کے ہونٹ کو دیکھنے سے لگتا ہے کہ ایک گلاب کی پنکھڑی ہے۔ عشقیہ شاعری میں انا میں سے ایک ہے۔ عشق غزل کی روح ہے۔ میر نے بھی اسی صنف اظہار عشق کا وسیلہ ہے۔

Scanned with CamScanner